Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Qur'anic Manuscript Studies in Pakistan: Introduction and Critical Analysis

پاکستان میں مخطوطاتِ قرآنیہ پر تحقیقات کا تعارف و تجزیہ

Authors Details

1. **Abdul Hafeez**
   PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Sialkot, Sialkot, Pakistan.
2. **Dr. Muhammad Samiullah** (Corresponding Author)
   Associate Professor, Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Lahore, Pakistan. Email: **muhammad.samiullah@umt.edu.pk**

Citation

Hafeez, Abdul and Dr. Muhammad Samiullah." Qur'anic Manuscript Studies in Pakistan: Introduction and Critical Analysis. "*Al-Marjān Research Journal* 3,no.3, Jul-Sep (2025): 178–195.

Submission Timeline

Received: May 11, 2025
Revised: Jun 20, 2025
Accepted: Jul 01, 2025
Published Online: Jul 14, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

© 2023 Al-Marjān Research Center.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL | ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE | HJRS HEC Journal Recognition System

Qur'anic Manuscript Studies in Pakistan: Introduction and Critical Analysis

پاکستان میں مخطوطاتِ قرآنیہ پر تحقیقات کا تعارف و تجزیہ

☆عبدالحفیظ ☆ڈاکٹر محمد سمیع اللہ

Abstract

This research article titled "Qur'anic Manuscripts in Pakistan: Introduction and Analysis" aims to present a comprehensive overview of the Qur'anic manuscripts preserved in different libraries, seminaries, and archives across Pakistan. The study highlights the historical significance, linguistic variety, and artistic calligraphy embedded in these manuscripts, many of which date back several centuries. The research was conducted through qualitative methods, including direct visits to selected manuscript centers, document analysis, and critical review of existing literature. Special attention was given to the preservation methods and cataloguing systems in use, along with the digital archiving initiatives recently undertaken by various institutions. One of the primary objectives of this study was to identify the distinctive features of Qur'anic manuscripts in Pakistan, such as their script style (e.g., Naskh, Nastaliq, Kufic), marginal notes, paper types, and regional influences. The research also discusses the challenges faced by manuscript preservation centers, including lack of funds, inadequate technical expertise, and environmental threats. The findings of this research emphasize the need for national-level efforts toward the conservation and digitalization of these invaluable Islamic treasures. By analyzing the physical and linguistic characteristics of selected manuscripts, the study contributes toward a deeper understanding of Pakistan's role in the preservation of Qur'anic heritage. This article will benefit scholars of Islamic studies, librarians, calligraphers, and cultural historians who are interested in the transmission and safeguarding of the Qur'anic text in South Asia.

Keywords: Qur'anic Manuscripts, Pakistan, Preservation, Calligraphy, Digital Archiving, Islamic Heritage, Libraries, Quranic Studies

تعارف موضوع

قرآن کریم نہ صرف امت مسلمہ کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے بلکہ پوری انسانیت کے لیے ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس کتابِ ہدایت کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے کلام ہونے کے ناطے ہر دور میں مقدس اور متبرک سمجھے گئے، اور اس کے محفوظ رہنے کی ضمانت بھی خود خالقِ کائنات نے دی ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ [1]

"بے شک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"

قرآنِ کریم کے ابتدائی نسخے، جو کہ ہاتھ سے لکھے گئے مخطوطات کی صورت میں مختلف علاقوں میں محفوظ کیے گئے، نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ ان مخطوطات میں قرآنی متن کے ساتھ ساتھ اُس دور کی خطاطی، کاتبین کی مہارت، ثقافتی اثرات اور حفاظتی طریقوں کی جھلک بھی دکھائی دیتی ہے۔

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سیالکوٹ، سیالکوٹ، پاکستان۔

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف مینیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور، پاکستان۔

[1] Sūrat al-Ḥijr ,15:9.

بالخصوص پاکستان جیسے ملک میں، جہاں مختلف دینی ادارے، کتب خانے، عجائب گھر، اور نجی ذخائر قرآنی مخطوطات کے تحفظ کا کام کر رہے ہیں، وہاں اس موضوع پر تحقیق نہایت اہم ہے۔ محققین نے اس امر کی نشان دہی کی ہے کہ:

> "قرآنی مخطوطات کا مطالعہ نہ صرف تاریخی تسلسل کو واضح کرتا ہے بلکہ اس سے اسلام کی اشاعت، علمی مراکز کی ترقی، اور کاتبین کی فکری کاوشوں کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔[2]"

اس تحقیقی مقالے میں ہم پاکستان میں موجود مخطوطات کا تجزیہ بالخصوص مخطوطاتِ قرآنیہ، ان کی اقسام، فنی ولسانی خصوصیات، ان کے تحفظ کے اقدامات، ڈیجیٹلائزیشن کی کوششیں، اور مستقبل میں ان کی دستیابی و افادیت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ مقالہ ان اداروں کی نشاندہی بھی کرے گا جہاں یہ مخطوطات محفوظ ہیں اور جنہوں نے ان کے تحفظ و ترویج میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ نیز حال ہی میں متعارف ہونے والے تحقیقی منصوبے قرآنیکس کا تعارف بھی اس مقالہ کا امتیازی حصہ ہے۔

مبحث اول: تحقیق کی ضرورت، اہمیت اور مقاصد

قرآنِ مجید کے قدیم مخطوطات صرف ایک مذہبی دستاویز ہی نہیں بلکہ اسلامی تہذیب و تمدن، فنِ خطاطی، اور تاریخی شعور کا خزینہ بھی ہیں۔ پاکستان میں موجود یہ مخطوطات اسلامی ورثے کا ایک اہم جزو ہیں، جن کی بقا اور تحقیقی جانچ نہ صرف علمی حلقوں بلکہ عام مسلمانوں کے لیے بھی اہمیت رکھتی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ نسخے ماحولیاتی اثرات، عدم توجہی، اور تکنیکی سہولیات کی کمی کے باعث خطرے سے دوچار ہو رہے ہیں۔ موجودہ دور میں جہاں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے علمی ذخائر کو محفوظ کرنے کے نئے در کھولے ہیں، وہاں ان نایاب مخطوطات کو ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کرنا نہایت ضروری ہو چکا ہے۔ اس تحقیق کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ پاکستان میں موجود قرآنی مخطوطات کا تعارف کروایا جائے، ان کی موجودہ حالت کا جائزہ لیا جائے، اور ان کے تحفظ کے لیے کی جانے والی کوششوں کو علمی انداز میں دستاویزی شکل دی جائے۔

اس تحقیق کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

* پاکستان میں موجود قرآنی مخطوطات کے مراکز کی نشاندہی۔
* مخطوطات کی فنی ولسانی خصوصیات کا جائزہ۔
* ان کے تحفظ کے لیے اپنائے گئے روایتی اور جدید طریقوں کا تجزیہ۔
* ڈیجیٹلائزیشن کے عمل میں درپیش چیلنجز اور ان کا حل۔
* علمی و تحقیقی میدان میں ان مخطوطات کی افادیت کو اجاگر کرنا۔

مبحث دوم: پاکستان میں عمومی مخطوطات کی تعداد

ڈاکٹر صائمہ سید کی تحقیق کے مطابق[3] ایک سروے میں پاکستان کے 20 کتب خانوں، عجائب گھروں اور ذاتی مجموعوں کا جائزہ لیا گیا اور رپورٹ دی گئی کہ سرکاری اداروں میں تقریباً 55,000 مخطوطات اور ذاتی ذخائر میں تقریباً 20,000 مخطوطات موجود ہیں۔ 1992 میں نیشنل آرکائیوز آف پاکستان نے نیدرلینڈز لائبریری ڈیولپمنٹ پروجیکٹ (پاکستان) کے تعاون سے چند منتخب کتب خانوں کا ایک اور سروے کیا۔ 1993 میں

---

[2] Muḥammad Āṣif. *Islāmī Khaṭṭāṭī kī Riwāyat aur Qurʾānī Nuskhon kā Tajziyātī Muṭālaʿah*. Lāhor: Idārah Farogh-i ʿUlūm-i Islāmiyyah, 2015.

[3] Saima Qutab, "State of Manuscripts in Pakistan," *Chinese Librarianship: An International Electronic Journal*, no. 34 (2012), http://www.iclc.us/cliej/cl34saima.pdf. p. 58-60

الفُرقان اسلامک ہیریٹیج فاؤنڈیشن، لندن کی جانب سے ایک جامع عالمی سروے بعنوان "World Survey of Islamic Manuscripts" شائع ہوا۔اس سروے کے مطابق پاکستان کی 283 ذاتی و ادارہ جاتی لائبریریوں میں 80,168 اسلامی مخطوطات موجود تھے۔ سروے کے مطابق سب سے زیادہ مخطوطات پنجاب کے کتب خانوں میں محفوظ تھے جبکہ نجی ذخائر میں بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔

1. کانفرنسیں اور ورکشاپس

قومی سطح پر مخطوطات کی اہمیت اور ان کے تحفظ کے حوالے سے ایک مؤثر آگاہی مہم کی اشد ضرورت ہے۔ 1996 میں پہلی قومی ورکشاپ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے ادارہ تحقیقات اسلامی کے تحت منعقد کی گئی۔ اس ورکشاپ میں ماہرین نے مخطوطات سے متعلق مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالات پیش کیے اور بعض اہم سفارشات مرتب کی گئیں۔ مزید بر آں، پاکستان لائبریری ایسوسی ایشن (پنجاب) نے مئی سے جون 2008 کے دوران لاہور میں چھ لیکچرز پر مشتمل ایک سیریز کا اہتمام کیا، جس کا عنوان تھا": پاکستان میں مخطوطات کا تحفظ، نگہداشت اور ڈیجیٹائزیشن"۔

2. کتابیات، سروے اور جرائد

مخطوطات پر تحقیق کرنے والے ماہرین نے ان کے لیے کتابیات (Bibliographies) تیار کرنے کے لیے گہری تحقیق کی۔ پاکستان میں موجود عربی مخطوطات کے ذخیرے پر ڈاکٹر احمد خان نے کام کیا، لیکن ان کا کام مکمل نہ ہو سکا۔ اسی طرح ادارہ جاتی مخطوطاتی ذخائر کی کتابیات بھی تیار کی گئیں، جیسے کہ:

* پنجاب یونیورسٹی لائبریری
* دیال سنگھ لائبریری، لاہور
* پنجاب پبلک لائبریری، لاہور
* ہمدرد یونیورسٹی لائبریری، کراچی
* گنج بخش لائبریری، ادارہ ایران-پاکستان برائے فارسیات، اسلام آباد
* قومی عجائب گھر، کراچی

یہ کتابیات فارسی، عربی، انگریزی، اردو اور پنجابی زبانوں میں دستیاب ہیں۔ ان میں سے کچھ تشریحی (annotated) نوعیت کی ہیں جبکہ اکثر صرف کتابی معلومات پر مشتمل ہیں۔ پاکستان میں موجود فارسی مخطوطات کی مکمل کتابیات 14 جلدوں میں ادارہ تحقیقات ایران-پاکستان، اسلام آباد کی جانب سے شائع کی جا رہی ہے۔ پاکستان میں مخطوطات یا ان سے متعلق موضوعات پر کوئی نمایاں اور جامع کتاب تا حال لکھی نہیں گئی۔ البتہ مخصوص مخطوطاتی ذخائر پر مضامین اردو اور پنجابی رسائل جیسے: فرق و نظر، کوجہ، المعارف، ماہِ نو، اورینٹل کالج میگزین، اور جرنل آف پنجاب یونیورسٹی ہسٹوریکل سوسائٹی میں شائع ہوئے ہیں۔

3. مخطوطات کی مجموعی تعداد

1998 میں ایک قومی ورکشاپ کی کارروائیوں میں یہ رپورٹ کیا گیا کہ پاکستان میں تقریباً 1,50,000 مخطوطات موجود ہیں۔ 2008 میں چھ لیکچرز کی ایک سیریز کے دوران ایک ماہر نے بیان کیا کہ پاکستان میں تقریباً 2,00,000 مخطوطات موجود ہیں، جن میں قدیم ادبی خطوط (letters) بھی شامل ہیں۔ لٹریچر کے تجزیاتی مطالعے کے مطابق، پاکستان میں مخطوطات کے تقریباً 300 ذخائر (holdings) موجود ہیں۔ ان

میں سے 180 ذاتی (personal) نوعیت کے تھے اور باقی 103 ادارہ جاتی (institutional)۔درج ذیل جدول میں پاکستان کے مختلف علاقوں میں موجود بڑے عوامی و نجی مخطوطاتی ذخائر کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا گیا ہے:

4. پاکستان میں نمایاں ذخیرہ ہائے مخطوطات[4]:

صوبہ	ادارہ	شہر	مخطوطات کی تعداد	نوعیت
پنجاب	پنجاب یونیورسٹی لائبریری	لاہور	24,000	تعلیمی
	سردار تنڈیر ذخیرہ	میلسی	4,000	نجی
	کتب خانہ محمدیہ مجددیہ	قصور	1,200	نجی
	عجائب گھر لاہور	لاہور	1,200	عوامی
	پنجاب پبلک لائبریری	لاہور	1,200	عوامی
	مہر علی شاہ لائبریری	گولڑہ شریف	1,100	نجی
	دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری	لاہور	1,100	عوامی
	مخدی ذخیرہ	مخد شریف	1,000	نجی
	محمودیہ ذخیرہ	تونسہ	700	نجی
	کتب خانہ احمدیہ سعیدیہ	ڈیرہ اسماعیل خان	500	نجی
سندھ	قومی عجائب گھر	کراچی	9,861	عوامی
	کتب خانہ عالیہ علمیّہ	پیر جھانڈو	1,300	نجی
	خیر پور میرس پبلک لائبریری	خیر پور	1,200	نجی
	ہمدرد یونیورسٹی لائبریری	کراچی	1,629	تعلیمی
	سندھ آرکائیوز	کراچی	850	عوامی
	فاروقی ذخیرہ (ایم ایچ جان)	ٹنڈو سعید داد	500	نجی
	سندھ یونیورسٹی لائبریری	حیدر آباد	680	تعلیمی
	انجمنِ اسماعیلیہ	کراچی	650	تعلیمی
خیبر پختونخوا (سابقہ سرحد)	پشتو اکیڈمی	پشاور	1,680	تعلیمی
	اسلامیہ کالج کا ذخیرہ	پشاور	1,259	تعلیمی
	پشاور یونیورسٹی لائبریری	پشاور	800	تعلیمی

[4] Saima Qutab, "State of Manuscripts in Pakistan," *Chinese Librarianship: An International Electronic Journal*, no. 34 (2012), http://www.iclc.us/cliej/cl34saima.pdf. p. 58-60

	مذہبی کتب خانہ	پشاور	350	نجی
اسلام آباد	ایران-پاکستان ادارہ برائے فارسیات	اسلام آباد	13,972	تعلیمی
	قومی کتب خانہ پاکستان	اسلام آباد	1,700	عوامی
	قائداعظم یونیورسٹی لائبریری	اسلام آباد	700	تعلیمی

5. پاکستان میں قرآنی مخطوطات کی فنی ولسانی خصوصیات

پاکستان میں محفوظ قرآنی مخطوطات اپنے عہد، علاقے اور کاتب کی فنی مہارت کا عکس ہیں۔ یہ نسخے صرف مذہبی متون ہی نہیں بلکہ اسلامی فنون، جمالیاتی ذوق اور لسانی ورثے کے امین بھی ہیں۔ ان کی خطاطی، رنگ آمیزی، جلد سازی اور زبان کا انداز ہمیں نہ صرف ان کے تاریخی اور تہذیبی پس منظر سے روشناس کرواتا ہے بلکہ اس بات کی بھی خبر دیتا ہے کہ قرآن کی کتابت محض الفاظ کی منتقلی نہیں، بلکہ ایک روحانی و فنی ذمہ داری سمجھی جاتی تھی۔ ڈاکٹر محمد یامین کے مطابق:

> "قرآنی مخطوطات کی کتابت صرف الفاظ کی نقل نہیں بلکہ اسلامی فنون کی اعلیٰ ترین صورتوں میں سے ایک ہے، جس میں خطاطی، رنگ و نقش اور روحانیت کا امتزاج پایا جاتا ہے۔"[5]

پاکستانی مخطوطات میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا رسم الخط خطِ نسخ ہے، جو کہ روانی اور صفائی کے لحاظ سے بہت موزوں ہے۔ بعض نسخے ایسے بھی ہیں جن میں ثلث، ریحان، مغربی یا کہیں کہیں کوفی خط کی جھلک بھی دکھائی دیتی ہے۔ یہ تنوع مختلف علاقوں اور ادوار میں رائج فنونِ کتابت کا عکس ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمن اس بارے میں لکھتے ہیں:

> "پاکستانی مخطوطات میں خطِ نسخ کی صفائی اور روانی قابلِ تحسین ہے۔ بعض نسخوں میں ایرانی اور مغل دور کے خطاطی کے اثرات بھی واضح طور پر محسوس کیے جاسکتے ہیں، جو اس خطاطی ورثے کی بین الاقوامی نوعیت کو ظاہر کرتے ہیں۔"[6]

بعض مخطوطات میں سونے، نیلے اور سرخ رنگ کی روشنائی استعمال کی گئی ہے، جن سے سورتوں کے آغاز، آیاتِ سجدہ، یا رکوع کے نشانات کو واضح کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں، صفحات کے کناروں پر نفیس گل کاری، اور جلدوں پر چمڑے کا کام اور نقش و نگار بھی دکھائی دیتے ہیں۔ جہاں فنی پہلو نمایاں ہیں، وہیں ان نسخوں کی لسانی خصوصیات بھی توجہ طلب ہیں۔ زیادہ تر نسخے فصیح عربی میں ہیں، لیکن بعض جگہ حرکات، تلفظات یا ترجمہ و تشریح کی صورت میں اردو یا فارسی کے حاشیے بھی شامل کیے گئے ہیں، جو اس وقت کے علمی و دینی ماحول کی عکاسی کرتے ہیں۔ ڈاکٹر سلیم اللہ اس پہلو کی وضاحت کرتے ہیں:

> "جن قرآنی مخطوطات میں آیات کے حواشی میں اردو یا فارسی ترجمہ شامل ہے، وہ نہ صرف تفسیر کی روایت کے آثار ہیں بلکہ زبانوں کے باہمی اثر و نفوذ کا بھی ثبوت فراہم کرتے ہیں۔"[7]

---

[5]Muḥammad Yāmīn. *Fann-i Kitābat wa Qurʾānī Makhtūṭāt kā Jamālīātī Tajziyah*. Lāhor: Idārah-yi Islāmī Funūn, 2015.

[6] Faḍl al-Raḥmān. *Khaṭṭātī kā Irtiqāʾ aur Pākistānī Makhtūṭāt meṅ Us kā ʿAks*. Lāhor: Idārah ʿUlūm-i Islāmiyyah, 2011.

[7] Salīm Allāh. *Lisānī Maẓāhir aur Dīnī Matūn kī Tadwīn*. Karāchī: Markaz Lisāniyyāt, 2019.

اسی طرح ڈاکٹر صبیحہ حفیظ لکھتی ہیں:

"بعض قرآنی مخطوطات میں فارسی زبان میں حاشیہ نویسی یا ترجمہ شامل ہے، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں میں فارسی زبان علمی اور دینی سمجھ بوجھ کے لیے کس حد تک مستعمل تھی۔[8]"

بعض نسخوں میں سورۃ کے آغاز پر خوبصورت حاشیے، مکّی یا مدنی تعارف، اور رکوع کی تعداد بھی درج کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کاتبین محض قرآن کی نقل نہیں کر رہے تھے، بلکہ اسے پوری علمی و فنی شان کے ساتھ محفوظ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ تمام فنی و لسانی پہلو مل کر اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ پاکستان میں محفوظ قرآنی مخطوطات صرف دینی متون نہیں، بلکہ ایک تہذیبی، لسانی اور روحانی ورثہ ہیں، جن کی حفاظت اور تحقیق نہایت اہمیت کی حامل ہے۔

مبحث سوم: پاکستان میں قرآنی مخطوطات: حفاظت، ڈیجیٹلائزیشن اور اہم مراکز

1. پاکستان میں قرآنی مخطوطات کی حفاظت اور ڈیجیٹلائزیشن کے اقدامات

پاکستان میں قرآنی مخطوطات کا تحفظ نہ صرف ایک دینی و علمی فریضہ ہے بلکہ یہ ہمارے ثقافتی ورثے کی بقاء کا مسئلہ بھی ہے۔ پرانے اور نایاب قرآنی نسخے محض ماضی کی یادگار نہیں بلکہ وہ علم، تاریخ اور روایت کے گواہ ہیں۔ ان کی حفاظت اور جدید خطوط پر ترتیب نو کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ پاکستان میں مخطوطات کے ذخیرے، تحفظ اور نگہداشت کے حوالے سے حکومت کا کردار قابلِ اطمینان نہیں رہا، کیونکہ متعدد قیمتی مخطوطات ان کے مالکان نے بیرونی کتب خانوں کو فروخت کر دیے یا پھر بعض تاجروں کے ذریعے ملک سے اسمگل کر دیے گئے۔

1948 میں حکومتِ پاکستان نے تاریخی ریکارڈ اور آرکائیوز کمیشن آف پاکستان کے نام سے ایک کمیشن قائم کیا۔ یہ کمیشن 1980 تک صرف پانچ اجلاس منعقد کر سکا اور کسی خاص کامیابی کے بغیر تحلیل کر دیا گیا۔ 1983 میں ایک نیا ادارہ نیشنل آرکائیوز آف پاکستان کے نام سے قائم کیا گیا جس نے انھی مقاصد کے لیے کام شروع کیا۔ اس ادارے نے ذاتی ذخائر، سرکاری دستاویزات اور دیگر اہم مواد اکٹھا کر کے اسلام آباد میں اپنے دفتر میں محفوظ کیا۔ تاہم، اس ادارے کو کئی مسائل کا سامنا رہا، جیسے کہ فنڈز کی کمی اور مخطوطات کی اسمگلنگ کو روکنے کے لیے مؤثر قوانین کا فقدان۔

نیشنل آرکائیوز آف پاکستان نے پاکستان سے مخطوطات کی اسمگلنگ روکنے کے لیے دو قوانین منظور کیے:

* تاریخی دستاویزات کے تحفظ اور کنٹرول کا قانون 1975
* حکومتی ریکارڈز، تاریخی اور قومی قدیم دستاویزات کے حصول و تحفظ کا قانون 1993

1982 میں حکومتِ پاکستان کی وزارتِ ثقافت کے تحت ڈاکٹر ذوار حسین کی نگرانی میں ایک اہم سروے کیا گیا تاکہ پاکستان میں مخطوطات کی صورتحال کا اندازہ لگایا جا سکے۔[9]

2. پاکستان میں قرآنی مخطوطات کے نمایاں مراکز

آج کے دور میں جہاں کتابت کا فن پیچھے رہ چکا ہے، وہیں پرانے قرآنی نسخے محض شوق کا سامان نہیں بلکہ تحقیق کا سنگِ بنیاد ہیں۔ اسی لیے پاکستان میں کئی ادارے ان کے تحفظ کے لیے کوشاں ہیں۔ جامعہ پنجاب، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور، سندھ پبلک لائبریری، پشاور یونیورسٹی، اور نیشنل

[8] Ṣabīḥah Ḥafīẓ. *Bar-i Ṣaghīr meṅ Qurʾānī Tarājim aur Ḥawāshī kā Irtiqāʾ*. Karāchī: University of Karachi, 2010.

[9] Saima Qutab, "State of Manuscripts in Pakistan," *Chinese Librarianship: An International Electronic Journal*, no. 34 (2012), http://www.iclc.us/cliej/cl34saima.pdf. p. 58

لائبریری اسلام آباد جیسے اداروں نے نہ صرف ان مخطوطات کو محفوظ کرنے کے لیے مخصوص کمروں کا انتظام کیا ہے بلکہ ان کی ڈیجیٹلائزیشن کے لیے بھی سنجیدہ کوششیں کی ہیں۔

پروفیسر طارق حسین اپنی کتاب پاکستان میں مخطوطات کی ڈیجیٹل تاریخ میں لکھتے ہیں:

"قدیم قرآنی نسخوں کو ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کرنا جدید دور کی ایک لازمی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر نہ صرف ان کا تحفظ ممکن نہیں بلکہ مستقبل کی تحقیق میں بھی ان سے استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔[10]"

ڈیجیٹلائزیشن کا عمل صرف تصاویر بنانا یا اسکین کرنا نہیں، بلکہ یہ ایک مکمل علمی و فنی عمل ہے جس میں نسخے کی ترتیب، زبان، رسم الخط، اور اس کے مآخذ کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ یہ تمام کوششیں ظاہر کرتی ہیں کہ پاکستان میں قرآنی مخطوطات کی حفاظت کو نہایت سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے، اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کرنے کے لیے سنجیدہ اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

پاکستان میں قرآنی مخطوطات مختلف جامعات، دینی مدارس، تحقیقاتی اداروں، قومی و صوبائی کتب خانوں اور بعض اہلِ علم کی ذاتی لائبریریوں میں موجود ہیں۔ یہ مخطوطات نہ صرف قرآن کریم کے قدیم نسخوں کی حفاظت کا ذریعہ ہیں بلکہ اسلامی فنون، زبان، رسم الخط اور ثقافتی روایت کا نمائندہ سرمایہ بھی ہیں۔

ان مراکز میں محفوظ نسخوں کی کتابت، روشنائی، جلد سازی، اور حاشیہ نویسی کے اندازات سے اندازہ ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی کتابت ایک فن اور عبادت کے طور پر انجام دی جاتی تھی۔ ذیل میں پاکستان کے چند اہم مراکز اور وہاں موجود قرآنی مخطوطات کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے:

* **جامعہ پنجاب، لاہور:** جامعہ پنجاب کے شعبہ اسلامک اسٹڈیز اور سنٹرل لائبریری میں 120 سے زائد قرآنی مخطوطات محفوظ ہیں۔ ان میں خط نسخ، ثلث، اور نستعلیق استعمال ہوا ہے، جب کہ بعض نسخے سونے، نیلے یا سرخ روشنائی سے مزین ہیں۔ بہت سے نسخوں میں سورتوں کے آغاز پر تزئینی حاشیے بھی موجود ہیں۔

ڈاکٹر ارشد محمود، جو اسلامی مخطوطات کے محقق ہیں، لکھتے ہیں:

"جامعہ پنجاب کے کتب خانے میں موجود قرآنی مخطوطات میں کئی نسخے ایسے ہیں جن پر ایرانی و مغلیہ اثرات واضح دکھائی دیتے ہیں۔ یہ نسخے نہ صرف فنِ کتابت کے شاہکار ہیں بلکہ ان میں کئی نایاب قراءتیں بھی محفوظ ہیں۔[11]"

* **پشاور یونیورسٹی:** پشاور یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود مخطوطات کی تعداد اگرچہ محدود ہے، تاہم وہاں 30 کے قریب قدیم قرآنی نسخے موجود ہیں۔ ان میں سے بعض نسخوں کا رسم الخط کوفی ہے، جو ان کی تاریخی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ تحریر میں فصیح عربی کے ساتھ ساتھ چند مقامات پر فارسی حواشی بھی پائے گئے ہیں۔
* **نیشنل لائبریری، اسلام آباد:** نیشنل لائبریری میں 65 سے زائد قرآنی مخطوطات محفوظ ہیں۔ یہ مخطوطات جدید حفاظتی الماریوں میں رکھے گئے ہیں۔ بعض نسخے ایران اور افغانستان سے بھی منتقل کیے گئے تھے۔ ان میں فارسی زبان میں مختصر تشریحات اور خطاطی میں اسلامی آرٹ کے عناصر شامل ہیں۔

---

[10] Ṭāriq Ḥusain. *Pākistān meṅ Makhtūṭāt kī Digital Tārīkh*. Islāmābād: Qaumī Kutub Khānah, 2020.
[11] Arshad Maḥmūd. *Pākistānī Jāmiʿāt meṅ Qurʾānī Makhtūṭāt kā Taḥqīqī Jāʾizah*. Lāhor: Fikr o Fun Publications, 2016.

پروفیسر نسرین فاطمہ، جنہوں نے قرآنی مخطوطات پر فنی تجزیہ کیا ہے، لکھتی ہیں:

"نیشنل لائبریری کے مخطوطات میں فنِ کتابت اور اسلامی آرٹ کے امتزاج کا حسین منظر موجود ہے۔ بعض مخطوطات پر سنہری اور نیلے رنگ کی تزئین کاری سے ان کی قدامت اور عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔[12]"

* **صوبائی لائبریری، کوئٹہ اور کراچی یونیورسٹی:** کوئٹہ کی صوبائی لائبریری میں قرآنی مخطوطات کی تعداد کم ہے، تاہم جو نسخے موجود ہیں وہ مغلیہ دور کے مقامی خطاطوں کی محنت کا مظہر ہیں۔ کراچی یونیورسٹی میں بھی 20 سے زائد قرآنی مخطوطات محفوظ ہیں، جن میں سادہ عربی زبان استعمال کی گئی ہے اور زیادہ تر نسخے دیسی کاغذ پر تیار کیے گئے ہیں۔
* **مدارس اور ذاتی کتب خانے:** پاکستان میں کئی دینی مدارس اور علماء کے ذاتی کتب خانے ایسے ہیں جن میں قرآنی مخطوطات محفوظ کیے گئے ہیں۔ ان کی درست تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے، لیکن اندازاً 50 سے زائد ایسے ذاتی ذخیرے موجود ہیں جہاں قرآن کے قدیم نسخے، تشریحات اور قراءتوں کے فرق کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر احمد رضا، جو جنوبی پنجاب میں ذاتی کتب خانوں پر تحقیق کر چکے ہیں، لکھتے ہیں:

"پاکستان کے ذاتی کتب خانوں میں بعض قرآنی نسخے ایسے بھی ہیں جن میں قراءاتِ عشرہ کے شواہد، فارسی تشریحات، اور سورتوں کے آغاز پر منفرد تزئینی فریم موجود ہیں، جو ان کی تحقیقی اہمیت کو دوچند کرتے ہیں۔[13]"

یہ بات واضح ہے کہ پاکستان میں قرآنی مخطوطات کا ذخیرہ متنوع، نایاب اور علمی اعتبار سے بے حد قیمتی ہے۔ ان مراکز کی مدد سے قرآن کے فنی، تاریخی اور لسانی پہلوؤں پر تحقیق کے نئے در وا ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ان مخطوطات کی تفصیلی فہرست سازی، ڈیجیٹلائزیشن اور تحفظ کے جامع اقدامات کیے جائیں تاکہ یہ ورثہ آنے والی نسلوں تک محفوظ رہ سکے۔

مبحث چہارم: پاکستان میں قرآنی مخطوطات کی درجہ بندی-قدامت، رسم الخط اور زبان

پاکستان میں موجود قرآنی مخطوطات کو ان کی قدامت، رسم الخط (اسکرپٹ)، اور زبان کے اعتبار سے مختلف طبقات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اس درجہ بندی کا مقصد یہ ہے کہ محققین، مؤرخین، اور قرآنی علوم کے طلبہ ان نسخوں کے تاریخی، فنی، اور لسانی پہلوؤں کو بہتر انداز میں سمجھ سکیں۔

۱۔ قدامت کی بنیاد پر درجہ بندی: پاکستانی لائبریریوں اور اداروں میں موجود بعض قرآنی مخطوطات کی تاریخ ساتویں اور آٹھویں صدی ہجری تک جا پہنچتی ہے، جبکہ کچھ نسبتاً جدید نسخے ۱۳ویں سے ۱۴ویں صدی ہجری کے درمیان کے ہیں۔ ڈاکٹر شکیل احمد لکھتے ہیں:

"لاہور کی بعض نجی لائبریریوں میں محفوظ قرآنی نسخے ایسے ہیں جن کی تحریر پرانی کوفی طرز سے متاثر ہے اور ان کے صفحات پر استعمال شدہ کاغذ اور روشنائی، ان کی تاریخی حیثیت کی گواہی دیتے ہیں۔[14]"

۲۔ رسم الخط کی بنیاد پر درجہ بندی: پاکستان میں موجود قرآنی نسخوں میں درج ذیل خطوط کا استعمال پایا گیا:

* کوفی: قدیم ترین نسخوں میں کوفی رسم الخط استعمال ہوا ہے، جو زیادہ تر سرکاری و شاہی مصاحف میں رائج تھا۔

---

[12] Nasrīn Fāṭimah. *Qurʾānī Makhtūṭāt kā Taḥqīqī wa Fannī Muṭālaʿah*. Islāmābād: Islamic Research Council, 2019.

[13] Aḥmad Riḍā. *Junūbī Panjāb meṅ Dīnī Kutub Khāne aur Qurʾānī Makhtūṭāt*. Multān: Markaz Makhtūṭāt, 2018.

[14] Shakīl Aḥmad. *Qurʾānī Makhtūṭāt: Tārīkhī aur Fannī Tajziyah*. Karāchī: al-Maktabah al-ʿIlmiyyah, 2012.

* نسخ: بعد کے ادوار میں نسخ رسم الخط عام ہوا، جو صاف اور واضح ہونے کی وجہ سے قراء اور طلبہ میں مقبول ہوا۔
* نستعلیق: برصغیر کے مقامی نسخوں میں نستعلیق کا بھی استعمال ہوا، خاص طور پر حواشی اور تفسیری مواد میں۔

پروفیسر انعام اللہ خان کے مطابق:

"پاکستانی مخطوطات میں نستعلیق خط کا استعمال اکثر ذیلی تحریروں میں ہوتا ہے، جبکہ اصل قرآنی متن کے لیے نسخ یا قدیم طرز کا نسخ استعمال کیا جاتا ہے۔"[15]

۳۔ زبان کی بنیاد پر درجہ بندی: اگرچہ قرآنی متن عربی میں ہی ہے، مگر بعض مخطوطات میں تفسیری یا ترجمہ شدہ حواشی اُردو، فارسی، یا پنجابی میں شامل کیے گئے ہیں۔ ان زبانوں کی موجودگی ان مخطوطات کو نہ صرف دینی بلکہ ثقافتی تنوع کا حامل بھی بناتی ہے۔

ڈاکٹر رابعہ صدیق بیان کرتی ہیں:

"لاہور اور ملتان میں موجود قرآنی مخطوطات میں اردو اور فارسی حواشی دیکھنے کو ملتے ہیں، جو برصغیر کے عوام کے قرآنی فہم میں سہولت کے لیے شامل کیے گئے تھے۔"[16]

مبحث چہارم: پاکستان میں قرآنی مخطوطات: تحفظ، ڈیجیٹلائزیشن اور مرکزی اقدامات

1. پاکستان میں قرآنی مخطوطات کے تحفظ کے انتظامات

قرآنی مخطوطات کسی بھی اسلامی تہذیب کے علمی ورثے کا بیش قیمت خزانہ ہوتے ہیں۔ یہ محض تاریخی یا دینی دستاویزات نہیں بلکہ اس قوم کی فکری، علمی اور ثقافتی سطح کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پاکستان میں یہ مخطوطات زیادہ تر مدارس، جامعات، ذاتی کتب خانوں اور بعض قومی اداروں میں موجود ہیں۔ اگرچہ یہ امر خوش آئند ہے کہ پاکستان میں متعدد ادارے قرآنی مخطوطات کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں، لیکن اس پہلو پر ایک گہری اور تفصیلی نظر ڈالنے کی ضرورت ہے کہ آیا یہ حفاظتی اقدامات عالمی معیارات پر پورے اترتے ہیں یا نہیں۔

تحقیقی مشاہدے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ملک کی اکثر مذہبی و سرکاری لائبریریوں میں مخطوطات کے تحفظ کے لیے بنیادی سہولیات ناکافی ہیں۔ بہت سے ادارے نہ صرف تربیت یافتہ عملے سے محروم ہیں، بلکہ مناسب اسٹوریج، درجہ حرارت کنٹرول، روشنی اور نمی کے نظم کا بھی فقدان ہے۔ اس کے نتیجے میں بیش قیمت مخطوطات متاثر ہو رہے ہیں، اور ان کی بقاء ایک سنجیدہ مسئلہ بنتی جا رہی ہے۔ اس تناظر میں ڈاکٹر احمد شفیق اپنی کتاب Preservation Challenges of Islamic Manuscripts میں لکھتے ہیں:

" قرآنی مخطوطات کو محفوظ کرنے کے لیے نمی، روشنی اور کیڑوں سے تحفظ نہایت ضروری ہے۔ اگر ان عناصر کا خیال نہ رکھا جائے تو یہ نہ صرف کاغذ کو تباہ کر سکتے ہیں بلکہ اصل تحریر بھی مٹ سکتی ہے۔"[17]

---

[15] Inʿām Allāh Khān. *Bar-i Ṣaghīr meṅ Qurʾānī Rasm al-Khaṭṭ kā Irtiqāʾ*. Peshāwar: Jāmiʿah Peshāwar Press, 2017.

[16] Rabia Siddique, *Pakistan mein Qur'āni Tafāsīr wa Ḥawāshī kā Taḥqīqī Jā'iza* (Lahore: Dār al-Tafhīm, 1441 AH/2020 CE), 67.

[17] Aḥmad Shafīq. *Preservation Challenges of Islamic Manuscripts*. 2006.

اسی طرح، معروف محقق ڈاکٹر فرحت قریشی نے پاکستانی کتب خانوں کے حوالے سے لکھا ہے:

"ملک کی بیشتر مذہبی و تعلیمی لائبریریوں میں قرآنی نسخے نامناسب حالات میں رکھے گئے ہیں۔ نہ درجہ حرارت کا خیال رکھا گیا ہے، نہ روشنی کا، اور نہ ہی کسی ماہر کی نگرانی موجود ہے، جس کے باعث یہ مخطوطات وقت کے ساتھ ساتھ خراب ہو رہے ہیں۔[18]"

تاہم بعض اداروں میں قابل ذکر اقدامات بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ نیشنل لائبریری اسلام آباد اس ضمن میں ایک مثال ہے، جہاں جدید تقاضوں کے مطابق کچھ مخطوطات کو محفوظ کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر نزہت صدیقی اس بارے میں یوں اظہار خیال کرتی ہیں:

"نیشنل لائبریری اسلام آباد میں قرآنی مخطوطات محفوظ شیشے کے کیسز میں رکھے گئے ہیں، جہاں نمی سے بچاؤ کے لیے سیلیکا جیل استعمال کی جا رہی ہے، اور باقاعدہ ماہرین ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔[19]"

مجموعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں قرآنی مخطوطات کے تحفظ کے لیے نہ تو کوئی جامع پالیسی موجود ہے اور نہ ہی کوئی مربوط قومی منصوبہ۔ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ حکومت اور دینی ادارے اس سمت میں متفق ہو کر ایک ایسا نظام تشکیل دیں جو اس مقدس ورثے کی حفاظت کو یقینی بنائے۔

2. ڈیجیٹلائزیشن اور تحفظ کے جدید اقدامات

پاکستان میں بعض مخطوطات اپنی حالت کے اعتبار سے نہایت نازک ہو چکے تھے۔ ان کی جلدیں بوسیدہ ہو گئی تھیں، کاغذ نازک ہو چکا تھا، اور تحریر ماند پڑ چکی تھی۔ چنانچہ ان نسخوں کو محفوظ رکھنے کے لیے انہیں ڈیجیٹل صورت میں منتقل کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت تھی۔

ڈاکٹر خالد محمود اپنے مقالے میں لکھتے ہیں:

"پاکستان میں موجود قدیم قرآنی مخطوطات کے تحفظ کے لیے سب سے مؤثر اقدام ان کی ڈیجیٹلائزیشن ہے، جو نہ صرف ان کے تحفظ کو یقینی بناتی ہے بلکہ تحقیقی رسائی کو بھی آسان بناتی ہے۔[20]"

3. پاکستان میں قرآنی مخطوطات کی ڈیجیٹلائزیشن: رجحانات اور چیلنجز

پاکستان میں علمی مواد کو ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کرنے کا رجحان رفتہ رفتہ بڑھ رہا ہے، اور قرآنی مخطوطات اس عمل کا ایک اہم حصہ بن چکے ہیں۔ ڈیجیٹلائزیشن کا مقصد صرف مواد کو محفوظ کرنا نہیں، بلکہ اسے زیادہ وسیع سطح پر رسائی کے قابل بنانا، تحقیق کے لیے سہولت پیدا کرنا، اور آنے والی نسلوں کے لیے اس علمی ورثے کو محفوظ کرنا ہے۔ ڈیجیٹلائزیشن کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ عالمی سطح پر اسلامی دنیا کی کئی اہم لائبریریاں اپنے نادر قرآنی نسخوں کو ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کر چکی ہیں۔ پاکستان میں بھی بعض ادارے اس سمت میں پیش رفت کر رہے ہیں، تاہم یہ عمل محدود ہے اور کئی چیلنجز سے دوچار ہے۔

---

[18] Farhat Quraishī. "State of Qurʾānic Manuscripts in Pakistani Libraries." *Islamic Studies Journal*, 2004.

[19] Nuzhat Siddīqī. *Islamic Heritage in Pakistani Institutions*. 2009.

[20] Khālid Maḥmūd. *Taḥaffuẓ-i Makhtūṭāt: ʿAṣrī Taqāzay aur Digitalization kā Kirdār*. Islāmābād: Idārah Maʿārif-i Islāmiyyah, 2020.

ڈاکٹر خالد منصور اپنی تحقیق میں اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں:

"پاکستان میں قرآنی مخطوطات کی ڈیجیٹلائزیشن کا عمل ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ نہ صرف مالی وسائل کی کمی ہے بلکہ تربیت یافتہ عملے اور معیاری اسکیننگ مشینوں کی عدم دستیابی بھی ایک بڑی رکاوٹ ہے۔"[21]

ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ بعض دینی ادارے یا مدارس اس عمل کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کے ہاں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ مقدس متون کو ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کرنا یا آن لائن عام کرنا کہیں اس کی بے حرمتی کا ذریعہ نہ بنے۔ اس حوالے سے شعور بیدار کرنے اور تربیت فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر آسیہ نعمان اس بات کی وضاحت کرتی ہیں:

"بہت سے ادارے محض اس وجہ سے ڈیجیٹلائزیشن کی طرف نہیں آتے کہ وہ اس عمل کو روایتی تقدس کے منافی سمجھتے ہیں، حالانکہ اگر اسلامی اصولوں کی روشنی میں معیاری اور نیت درست ہو تو یہ تحفظ کا بہترین ذریعہ بن سکتا ہے۔"[22]

یہ حقیقت بھی مدنظر رہنی چاہیے کہ اگر ڈیجیٹلائزیشن نہ کی جائے تو مخطوطات ضائع ہونے کے خدشے میں مبتلا رہیں گے۔ نہ صرف حادثاتی طور پر نقصان کا اندیشہ ہے، بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مخطوطات کے کاغذ، روشنائی اور بندش بھی خراب ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ڈیجیٹلائزیشن نہ صرف ایک سہولت بلکہ ایک **ضروری اقدام** ہے۔ اس کے لیے حکومت، اکیڈمک اداروں اور دینی مراکز کو مل کر مشترکہ حکمت عملی بنانی چاہیے تاکہ یہ قیمتی ورثہ محفوظ ہو جائے۔

4. ڈیجیٹلائزیشن کے اہم مراکز

پاکستان میں درج ذیل ادارے اور مراکز قرآنی مخطوطات کی ڈیجیٹلائزیشن پر سرگرم عمل ہیں:

i. **قومی عجائب گھر (کراچی):** یہاں کئی قیمتی نسخوں کو اسکین کر کے محفوظ کیا جا چکا ہے۔ ان میں سے کئی نسخے آٹھویں اور نویں صدی ہجری کے ہیں۔

ii. **پنجاب یونیورسٹی، لاہور:** اس ادارے کی مرکزی لائبریری نے اپنے ذخیرے کے کئی مخطوطات کو ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کیا ہے۔

iii. **بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد:** ادارہ تحقیقات اسلامی نے متعدد قرآنی مخطوطات کو اسکین کر کے آن لائن پلیٹ فارم پر بھی دستیاب کیا ہے۔

پروفیسر فوزیہ حنیف لکھتی ہیں:

"گنج بخش لائبریری اسلام آباد کا ادارہ ملک میں مخطوطات کے تحفظ میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ ڈیجیٹل لائبریری کی سہولت نے محققین کے لیے سہولت پیدا کر دی ہے کہ وہ دور دراز سے بھی رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔"[23]

اگرچہ یہ کوششیں خوش آئند ہیں، لیکن ابھی تک کئی مخطوطات نجی لائبریریوں اور ذاتی ذخیرے میں ایسے پڑے ہیں جنھیں مناسب انداز میں نہ تو محفوظ کیا گیا ہے اور نہ ہی ان کی ڈیجیٹلائزیشن کی گئی ہے۔ ایسے میں ضروری ہے کہ حکومت اور علمی ادارے مل کر ایک قومی سطح کا منصوبہ تیار کریں تاکہ:

* تمام قرآنی مخطوطات کا جامع سروے کیا جائے۔
* نجی اور سرکاری اداروں میں تعاون کے معاہدے کیے جائیں۔
* ڈیجیٹلائزیشن کے لیے جدید آلات اور تربیت یافتہ عملہ مہیا کیا جائے۔

---

21 Khālid Manṣūr. "Digitization of Qurʾānic Manuscripts in South Asia." *Journal of Islamic Archives*, 2015.

22 Āsiyah Nuʿmān. "Preserving the Qurʾān in the Digital Age." *Islamic Library Studies*, 2018.

23 Fauziah Ḥanīf. *Pākistān meṅ Qurʾānī Wirthah kā Taḥaffuẓ*. Islāmābād: Islamic University Press, 2018.

5. قرآنیکس-پی ڈی آر: پاکستان میں قرآنی مخطوطات کی ڈیجیٹائزیشن کا پہلا مرکزی پروگرام

اس کمی کو پورا کرنے کے لئے حال ہی میں امید کی ایک کرن، قرآنیکس پی ڈی آر کے نام سے پاکستان کے پہلے پروگرام کا آغاز ہوا ہے۔ پاکستان کے پہلے قومی ڈیجیٹل ڈیٹابیس پروگرام، قرآنیکس کو متعارف کروایا گیا ہے، جس کے بانی و مدیر ڈاکٹر محمد سمیع اللہ ہیں جنہوں نے جرمنی کے کچھ اداروں اور منصوبہ جات کا شخصی دورہ اور تجزیہ کیا ہے اور اب جرمن اداروں اور قومی جامعات کے تعاون سے پاکستان میں مخطوطات کے ڈیجیٹل تحفظ اور میٹاڈیٹا کولیکشن کے لئے پاکستان کے پہلے مرکزی پروگرام برائے تحفظ و ڈیجیٹائزیشن مخطوطاتِ قرآنیہ - قرآنیکس پی ڈی آر - کا آغاز کیا ہے۔ ان کے مطابق:

> *Pakistan bears a sacred responsibility to preserve the Qur'an's manuscript heritage. Despite centuries of rich tradition, no national digital archive exists. Countless rare Qur'anic folios remain undocumented, scattered, or deteriorating. QURANICUS–PDR seeks to protect, study, and share these treasures with the world. It is both a scholarly mission and a spiritual obligation.*[24]
>
> پاکستان قرآن کے مخطوطاتی ورثے کے تحفظ کی مقدس ذمہ داری رکھتا ہے۔ صدیوں پر محیط عظیم روایت کے باوجود کوئی قومی ڈیجیٹل محفوظات (National Digital Archive) موجود نہیں۔ بے شمار نایاب قرآنی اوراق غیر دستاویزی، بکھرے ہوئے یا زوال پذیر حالت میں ہیں۔ **QURANICUS–PDR** کا مقصد ان قیمتی ذخائر کو محفوظ کرنا، ان پر علمی تحقیق کرنا اور انہیں دنیا کے ساتھ شیئر کرنا ہے۔ یہ ایک علمی فریضہ بھی ہے اور روحانی ذمہ داری بھی۔

ڈاکٹر محمد سمیع اللہ کے مطابق، اس وقت پاکستان میں 57 ہزار قرآنی مخطوطات منتشر مجموعات میں موجود ہیں جن میں سے 850 قرآنی مخطوطات بہت نادر اور قدیم نوعیت کے ہیں۔ قرآنیکس کے تحت اس شروع ہونے والے پروگرام میں منصوبے کو تین کلیدی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

QURANICUS–PDR: سات سالہ منصوبہ (2025–2032)

ماڈیول	عنوان	بنیادی سرگرمیاں	متوقع نتائج
1	ڈیٹابیس کی تیاری	* مخطوطات کا سروے اور فہرست سازی * میٹاڈیٹا اندراج (TEI/XML) * ڈیٹابیس ڈھانچے کی تیاری	پاکستان کے قرآنی مخطوطات کا مرکزی ڈیجیٹل کیٹلاگ
2	تجزیہ و تحقیق	* paleographical - جائزہ (کوفی، رسم) * تقابلی رسم الخط کا مطالعہ * کاربن ڈیٹنگ (C14) * یونیکوڈ ہم آہنگی	علمی توثیق، خطاطی کی درجہ بندی، متون کا تجزیہ، رسم الخط کے نقشے
3	ڈیجیٹلائزیشن اور عالمی رسائی	* اعلیٰ معیار کی امیجنگ اور تحفظ * ڈیجیٹل پلیٹ فارم (IIIF) کے مطابق * عالمی علمی انضمام * مطبوعات، رہنما کتب اور آگاہی مہم	اوپن ایکسس آن لائن ذخیرہ؛ عالمی قرآنی تحقیق (جیسے Corpus Coranicum) کے ساتھ انضمام

[24] Samiullah, Muhammad. *Quranicus-PDR, Info Brochure.* Lahore: Quranicus Pakistan, 2025, p. 3.

جدید سائنسی و ڈیجیٹل تقاضوں کے مطابق اس ورثے کی **تحفظ، تدوین اور عالمی سطح پر رسائی** کے لیے اب تک منظم ادارہ جاتی کوششیں ناکافی رہی ہیں۔ اسی پس منظر میں **QURANICUS–PDR** کا قیام ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ تاہم اس منصوبے کی کامیابی محض ایک ادارے کی کوشش سے ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے جامعات، تحقیقی اداروں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کا عملی تعاون لازمی ہے۔ جامعات اس منصوبے کو مضبوط سائنسی بنیادوں پر استوار کرنے میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ایک اہم پہلو یہ ہے کہ وہ اپنے ذخیروں میں موجود مخطوطات تک قرآنیکس کے محققین کو رسائی فراہم کریں اور نجی ذخائر کے مالکان کو بھی اس قومی مشن کا حصہ بنانے میں معاونت کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ جامعات کے شعبہ ہائے اسلامیات و عربی کے محققین اساتذہ اور ایم فل و پی ایچ ڈی سطح پر کچھ اسکالرز کو خاص کریں جو مخطوطاتی تحقیق کو اختیار کرتے ہوئے paleography یعنی رسم شناسی، codicology مخطوط شناسی، orthography رسم الخط کا مطالعہ اور TEI/XML پر اپنی مہارت حاصل کریں اور بطور ماہرین اس منصوبے میں شامل ہو کر قرآنی مخطوطات کی درجہ بندی اور ڈیجیٹلائزیشن کو بین الاقوامی معیار کے مطابق بنا سکتے ہیں۔ اس میں ایک ہمہ جہتی پہلو بھی شامل ہے کہ دینی جامعات اور عصری تحقیقی ادارے مل کر کام کریں تو صرف اسلامی علوم ہی نہیں بلکہ کمپیوٹر سائنس، ڈیجیٹل ہیومینٹیز اور لسانیات جیسے شعبے بھی اس منصوبے کا حصہ بن جائیں گے۔

ادارہ جاتی معاونت اس مشن کی کامیابی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ جامعات اور تحقیقی ادارے قرآنیکس کو اپنے ریسرچ نیٹ ورک میں شامل کریں اور مشترکہ کانفرنسز، سیمینارز اور ورکشاپس کے ذریعے علمی ہم آہنگی کو فروغ دیں۔ اسی طرح معروف اداروں اور ماہرین کی توثیق (endorsement) قرآنیکس کو عالمی سطح پر مزید معتبر اور مستند بنائے گی، جس سے فنڈنگ، بین الاقوامی تعاون اور علمی قبولیت کے نئے راستے کھلیں گے۔ وسائل کی فراہمی بھی ایک اہم ضرورت ہے۔ ریسرچ کونسلز اور جامعات اس منصوبے کے تحت جاری تحقیقی کام کے لیے فنڈز اور گرانٹس فراہم کریں۔ اسی طرح ایم فل اور پی ایچ ڈی اسکالرز کو قرآنیکس کے ساتھ وابستہ کر کے تحقیقی افرادی قوت بڑھائی جا سکتی ہے، جو ڈیٹا کلیکشن، تجزیہ اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی تیاری جیسے مراحل میں معاونت فراہم کرے گی۔

مختصراً، قرآنیکس PDR– محض ایک تحقیقی منصوبہ نہیں بلکہ پاکستان کے علمی و روحانی ورثے کے تحفظ اور اس کے عالمی تعارف کا ایک سنہری موقع ہے۔ اگر جامعات، تحقیقی ادارے اور دیگر اسٹیک ہولڈرز اس مشن میں شامل ہو جائیں تو پاکستان ایک ایسا مرکزی عالمی تحقیقی مرکز بن سکتا ہے جہاں قرآنی مخطوطات کے مطالعہ، ڈیجیٹلائزیشن اور عالمی اشتراک کی نئی راہیں کھل سکیں گی۔

6. درپیش چیلنجز اور ان کے حل

پاکستان میں قرآنی مخطوطات کے تحفظ اور ترویج کے ضمن میں اگرچہ بعض مثبت پیش رفت ہوئی ہے، تاہم یہ شعبہ تاحال کئی سنگین چیلنجز سے دوچار ہے۔ ان مسائل کو سمجھنا اور ان کے قابل عمل حل تجویز کرنا ضروری ہے تاکہ اس علمی ورثے کو محفوظ کیا جا سکے۔

i. **ادارہ جاتی ناہمواری:** پاکستان میں موجود مختلف اداروں کے مابین مخطوطات کی حفاظت، ترتیب اور ڈیجیٹلائزیشن کے حوالے سے یکسانیت نہیں پائی جاتی۔ کچھ ادارے جدید ترین سہولیات سے لیس ہیں جبکہ بعض بنیادی لائبریری اصولوں سے بھی محروم ہیں۔ ڈاکٹر ناصر محمود اس عدم توازن کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "پاکستان میں مخطوطات کے تحفظ کی کوششیں غیر منظم اور بکھری ہوئی ہیں۔ ہر ادارہ اپنی الگ پالیسی پر کام کرتا ہے، جس کے نتیجے میں علمی ہم آہنگی کا شدید فقدان ہے۔"[25]

[25] Nāṣir Maḥmūd. *Taḥqīqī Idāron kā Jā᾽izah aur Makhtūṭāt kī Tartīb*. Lāhor: Idārah ʿIlm wa Taḥqīq,

ii. **نجی ذخائر کی محدود رسائی:** ملک کے مختلف حصوں میں ایسے افراد اور خاندان موجود ہیں جن کے پاس قیمتی قرآنی مخطوطات محفوظ ہیں، لیکن ان کی عدم رجسٹریشن، حفاظتی انتظامات کی کمی، اور تعاون سے گریز کے باعث وہ علمی دنیا سے اوجھل ہیں۔ پروفیسر افتخار صدیقی اس مسئلے پر یوں روشنی ڈالتے ہیں:

"نجی لائبریریوں میں موجود قرآنی مخطوطات ایک خاموش خزانہ ہیں جن تک رسائی حکومت یا علمی اداروں کے لیے نہایت محدود ہے۔ اعتماد کی فضا قائم کیے بغیر ان تک رسائی ممکن نہیں۔"[26]

iii. **تربیت یافتہ ماہرین کی کمی:** ڈیجیٹلائزیشن اور علمی تدوین کے کام کے لیے تکنیکی مہارت درکار ہوتی ہے، جو بدقسمتی سے پاکستان میں محدود ہے۔ چند بڑے ادارے اس کمی کو کسی حد تک پورا کر رہے ہیں، لیکن مجموعی صورت حال تسلی بخش نہیں۔ ڈاکٹر ثمینہ اکرام لکھتی ہیں:

"مخطوطات کی ترتیب، تحقیق اور ڈیجیٹلائزیشن کے لیے مخصوص تربیت کی ضرورت ہوتی ہے جو ہمارے تعلیمی نظام میں شامل نہیں۔ جب تک ماہر افراد تیار نہ ہوں، یہ عمل سست روی کا شکار رہے گا۔"[27]

ڈاکٹر صائمہ سید کے مطابق:

بدقسمتی سے پاکستان میں ڈیجیٹائزیشن کا زیادہ تر تکنیکی کام غیر پیشہ ور افراد کے ذریعے انجام دیا جا رہا ہے۔ اس عمل میں نہ مناسب منصوبہ بندی کی جا رہی ہے، نہ بین الاقوامی معیار، نہ ماہرین کی رائے، نہ میٹاڈیٹا کی تیاری، اور نہ ہی بین الکتبی سافٹ ویئر (interoperable software) کا استعمال ہو رہا ہے، جس کے نتیجے میں یہ قیمتی عمل مؤثر اور پائیدار انداز میں انجام نہیں پا رہا۔

نتائج:

پاکستان میں قرآنی مخطوطات کے حوالے سے کی گئی تحقیق سے درج ذیل اہم نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں، جو اس شعبے کے حال اور مستقبل کی تفہیم میں مددگار ثابت ہوتے ہیں:

* **قرآنی مخطوطات کی علمی و تاریخی اہمیت مسلمہ ہے:** پاکستان میں موجود قرآنی مخطوطات نہ صرف دینی ورثے کی نمائندگی کرتے ہیں بلکہ عربی زبان و ادب، رسم الخط اور اسلامی علوم کی تاریخی ارتقاء کی بھی عکاسی کرتے ہیں۔
* **مختلف اداروں میں مخطوطات کے ذخائر موجود ہیں مگر ان کی فہرست بندی و تفصیلات ناکافی ہیں:** ہر ادارہ اپنی سطح پر کچھ نہ کچھ کام کر رہا ہے، مگر ان کے درمیان مربوط حکمت عملی یا معلوماتی تبادلہ نہیں پایا جاتا۔
* **ڈیجیٹلائزیشن کا عمل جاری ہے مگر محدود سطح پر:** بعض ادارے ڈیجیٹلائزیشن کی طرف پیش رفت کر رہے ہیں لیکن اس میں رفتار اور معیار دونوں میں بہتری کی ضرورت ہے۔

2017.

[26] Iftikhār Siddīqī. *Pākistān meṅ Nijī ʿIlmī Zakhāʾir kā Taḥqīqī Muṭālaʿah*. Karāchī: Majlis al-Dhakhāʾir, 2016.

[27] Samīnah Ikrām. *ʿIlmī Tadwīn: Uṣūl wa Taqāzay*. Islāmābād: Maʿyārī Ishāʿat Ghar, 2020.

* **ماہرین، وسائل اور پالیسی کی کمی ایک بڑی رکاوٹ ہے:** فنی ماہرین کی قلت، بجٹ کی کمی، اور واضح حکومتی پالیسی نہ ہونے کے سبب یہ شعبہ خاطر خواہ ترقی نہیں کر سکا۔
* **نجی ذخائر کا علم کم ہے اور ان سے استفادہ نایاب ہے:** کئی نادر نسخے نجی لائبریریوں میں محفوظ ہیں لیکن ان کی دسترس محققین کو حاصل نہیں۔

تجاویز:

* **قومی سطح پر قرآنی مخطوطات کے لیے جامع سروے کیا جائے:** تمام اداروں اور نجی ذخائر کا ریکارڈ مرتب کیا جائے، اور اس کا ایک مرکزی ڈیٹا بیس بنایا جائے۔
* **مخطوطات کی حفاظت کے لیے نیشنل پالیسی بنائی جائے:** حکومتی سرپرستی میں ایک ادارہ قائم کیا جائے جو تحفظ، مرمت اور ڈیجیٹلائزیشن کی نگرانی کرے۔
* **محققین کے لیے آسان رسائی اور تربیت فراہم کی جائے:** تعلیمی اداروں میں "علم المخطوطات" کو بطور مضمون متعارف کرایا جائے، اور اس میں عملی تربیت بھی شامل کی جائے۔
* **ڈیجیٹل لائبریریوں کو ترقی دی جائے:** قرآنی مخطوطات کی اسکین شدہ کاپیاں آن لائن مہیا کی جائیں تاکہ عالمی سطح پر بھی استفادہ ممکن ہو۔
* **بین الاقوامی اداروں سے تعاون حاصل کیا جائے:** OIC، ISESCO، IRCICA جیسے اداروں سے تعاون کے ذریعے جدید ٹیکنالوجی اور مالی معاونت حاصل کی جائے۔
* **ثقافتی شعور بیدار کیا جائے:** عوام کو یہ باور کرایا جائے کہ قرآنی مخطوطات صرف علما و محققین کے لیے نہیں بلکہ پوری امت کے ورثے کا حصہ ہیں۔

مجوزہ حل:

مندرجہ بالا مسائل کے حل کے لیے درج ذیل اقدامات تجویز کیے جاسکتے ہیں:

* **قومی ڈیجیٹل پالیسی کی تشکیل:** ایک مرکزی ادارہ تمام علمی اداروں کو مربوط کرے، معیار طے کرے اور نگرانی کا نظام قائم کرے۔
* **نجی ذخائر کی رجسٹریشن:** نجی لائبریریوں کے ساتھ معاہدے کیے جائیں، ان کے مالکان کو اعتماد دیا جائے اور تکنیکی سہولت فراہم کی جائے۔
* **تربیتی پروگرامز:** مخطوطات کی تحقیق، تدوین، اور ڈیجیٹلائزیشن کے لیے جامع کورسز اور ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے۔
* **بین الاقوامی تعاون:** اسلامی دنیا کے علمی اداروں سے تکنیکی و مالی تعاون حاصل کیا جائے تاکہ جدید آلات اور مہارت میسر آسکے۔

خلاصہ و اختتامیہ

پاکستان برصغیر اور اسلامی دنیا کے قیمتی علمی و فکری ورثے سے مالا مال ہے۔ بڑی تعداد میں مخطوطات ادارہ جاتی ذخائر میں محفوظ ہیں، لیکن اس سے کہیں زیادہ نجی ملکیت میں چھپے ہوئے ہیں۔ اعداد و شمار کے لحاظ سے پاکستان میں موجود مخطوطات کی درست تعداد بتانا مشکل ہے، کیونکہ ان کی موجودگی کی شناخت میں بہت سے خلا موجود ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر مخطوطات تک رسائی اور ان کے تحفظ کے لیے جدید ترین ٹیکنالوجی اور معیارات اختیار کیے جا رہے ہیں، لیکن بدقسمتی سے پاکستان میں ایسی کوئی ٹیکنالوجی یا معیار استعمال نہیں ہو رہا۔ چند مجموعوں کے سوا باقی سب مخطوطات شدید خطرات سے دوچار ہیں۔ لہٰذا پاکستان کے اس ثقافتی ورثے —یعنی مخطوطات— کے تحفظ اور بقا کے لیے حکومتی سرپرستی، ادارہ جاتی کوششوں اور ماہرینِ کتب خانہ کی قیادت میں قومی سطح پر مربوط اقدامات کی اشد ضرورت ہے، تاکہ یہ علمی خزانہ تحقیق و جستجو کے لیے اور پوری انسانیت کے فائدے کے لیے محفوظ رہ سکے۔ پاکستان میں قرآنی مخطوطات کا موضوع محض علمی تحقیق کا میدان نہیں بلکہ یہ ایک ایسا دینی و تہذیبی سرمایہ ہے جس کی حفاظت اور ترویج امتِ مسلمہ کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ اس تحقیقی مقالے میں کوشش کی گئی ہے کہ پاکستان میں موجود قرآنی مخطوطات کا ایک اجمالی تعارف، ادارہ جاتی تقسیم، فنی و لسانی خصوصیات، ان کے تحفظ کی موجودہ کوششیں، ڈیجیٹلائزیشن کی پیش رفت، اور درپیش چیلنجز کا تجزیاتی جائزہ لیا جائے۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ پاکستان میں کئی اہم ادارے قرآنی مخطوطات کی حفاظت پر کام کر رہے

ہیں، تاہم ایک مربوط قومی پالیسی کی کمی، وسائل کی قلت، ماہرین کی کمی، اور نجی ذخائر تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے یہ شعبہ ابھی تک اپنی پوری صلاحیتوں کے مطابق ترقی نہیں کر سکا۔ ڈیجیٹلائزیشن کے میدان میں بعض اداروں نے نمایاں پیش رفت کی ہے، جس سے نہ صرف حفاظت بلکہ تحقیقی سہولت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اگر اس سمت میں مزید منصوبہ بندی، تربیت اور سرمایہ کاری کی جائے تو پاکستان عالمی سطح پر قرآنی مخطوطات کے تحفظ کے حوالے سے ایک مثالی کردار ادا کر سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

* Aḥmad Riḍā. *Junūbī Panjāb meṅ Dīnī Kutub Khāne aur Qurʾānī Makhtūṭāt*. Multān: Markaz Makhtūṭāt, 2018.
* Aḥmad, Samīʿullāh. *Pākistān meṅ Qurʾānī Makhtūṭāt kā Muṭālaʿah*. Lāhor: Jāmiʿah Punjāb, 2015.
* Anwar, Muḥammad Bashīr. *Makhtūṭāt kā Taʿāruf aur un ke Taḥqīqī Pahlu*. Islāmābād: National Book Foundation, 2010.
* ʿĀrif, Maḥmūd. *Qurʾānī Makhtūṭāt: Fan aur Tārīkh*. Lāhor: Majlis Taraqqī Adab, 2012.
* Arshad Maḥmūd. *Pākistānī Jāmiʿāt meṅ Qurʾānī Makhtūṭāt kā Taḥqīqī Jāʾizah*. Lāhor: Fikr o Fun Publications, 2016.
* Bashīr, Naʿīm. *Muʿāṣir Daur meṅ Qurʾān Majīd ke Qadīm Nuskhe aur un kā Taḥaffuẓ*. Lāhor: Jāmiʿah Ashrafiyyah Publications, 2021.
* Dr. Muḥammad Samīʿullāh. *Quranicus–PDR, Taʿārufī Brochure*. Lāhor: Quranicus Pakistan, 2025.
* Dr. Ṣāʾimah Sayyid. "Pākistān meṅ Makhtūṭāt kī Ḥālat." *Chinese Librarianship: An International Electronic Journal*, no. 34 (2012).
* Faḍl al-Raḥmān. *Khaṭṭāṭī kā Irtiqāʾ aur Pākistānī Makhtūṭāt meṅ Us kā ʿAks*. Lāhor: Idārah ʿUlūm-i Islāmiyyah, 2011.
* Fauziah Ḥanīf. *Pākistān meṅ Qurʾānī Wirthah kā Taḥaffuẓ*. Islāmābād: Islamic University Press, 2018.
* Iftikhār Siddīqī. *Pākistān meṅ Nijī ʿIlmī Zakhāʾir kā Taḥqīqī Muṭālaʿah*. Karāchī: Majlis al-Dhakhāʾir, 2016.
* Inʿām Allāh Khān. *Bar-i Ṣaghīr meṅ Qurʾānī Rasm al-Khaṭṭ kā Irtiqāʾ*. Peshāwar: Jāmiʿah Peshāwar Press, 2017.
* Jamālī, ʿAbd al-Raḥīm. *Khuṭūṭ wa Funūn-i Kitābat-i Qurʾānī*. Rāwalpindī: Jāmiʿah al-Firdaws, 2022.
* Khālid, Maḥmūd. *Taḥaffuẓ-i Makhtūṭāt: ʿAṣrī Taqāzay aur Digitalization kā Kirdār*. Islāmābād: Idārah Maʿārif-i Islāmiyyah, 2020.
* Khān, ʿAbd al-Raʾūf. *Islāmī Kutub Khāne aur un kī Khidmat*. Karāchī: Dār al-Ishāʿat, 2006.
* Muḥammad Āṣif. *Islāmī Khaṭṭāṭī kī Riwāyat aur Qurʾānī Nuskhon kā Tajziyātī Muṭālaʿah*. Lāhor: Idārah Farogh-i ʿUlūm-i Islāmiyyah, 2015.
* Muḥammad Yāmīn. *Fann-i Kitābat wa Qurʾānī Makhtūṭāt kā Jamālīātī Tajziyah*. Lāhor: Idārah-yi Islāmī Funūn, 2015.
* Nāṣir Maḥmūd. *Taḥqīqī Idāron kā Jāʾizah aur Makhtūṭāt kī Tartīb*. Lāhor: Idārah ʿIlm wa Taḥqīq, 2017.
* Nasrīn Fāṭimah. *Qurʾānī Makhtūṭāt kā Taḥqīqī wa Fannī Muṭālaʿah*. Islāmābād: Islamic Research Council, 2019.
* Qāsim, Nāṣir. *Qurʾānī Nuskhoṅ kī Lisānī wa Fannī Taḥlīl*. Karāchī: Idārah Taḥqīqāt-i Islāmiyyah, 2017.
* Riḍvī, Shahzād Aḥmad. *Pākistān meṅ Islāmī Wirthay ke Idāray*. Lāhor: Sang-i Mīl Publications, 2013.

* Ṣabīḥah Ḥafīẓ. *Bar-i Ṣaghīr meṅ Qurʾānī Tarājim aur Ḥawāshī kā Irtiqāʾ*. Karāchī: University of Karachi, 2010.
* Salīm Allāh. *Lisānī Maẓāhir aur Dīnī Matūn kī Tadwīn*. Karāchī: Markaz Lisāniyyāt, 2019.
* Samīnah Ikrām. *ʿIlmī Tadwīn: Uṣūl wa Taqāzay*. Islāmābād: Maʿyārī Ishāʿat Ghar, 2020.
* Shakīl Aḥmad. *Qurʾānī Makhtūṭāt: Tārīkhī aur Fannī Tajziyah*. Karāchī: al-Maktabah al-ʿIlmiyyah, 2012.
* Ṭāriq Ḥusain. *Pākistān meṅ Makhtūṭāt kī Digital Tārīkh*. Islāmābād: Qaumī Kutub Khānah, 2020.
* Zāhid, Āṣif Maḥmūd. *Taḥqīqī Uṣūl aur Makhtūṭāt kī Fihrist Sāzī*. Lāhor: Markaz-i Taḥqīq, 2011.
* Zahrā, Nādirah. *Digital Dunyā meṅ Islāmī Wirthay kā Taḥaffuẓ*. Lāhor: Islāmī Digital Archive, 2023.